تقسیم وراثت

﴿لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ
وَالْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا
تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ
مِنْهُ أَوْ كَثُرَ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا﴾
(النساء:7)

اور ہمارا معاشرہ

www.KitaboSunnat.com

مشربہ علم وحکمت
ندیم ٹاؤن ڈاکخانہ اعوان ٹاؤن لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- **کتاب وسنت ڈاٹ کام** پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- **مجلس التحقیق الاسلامی** کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (**Upload**) کی جاتی ہیں۔
- **دعوتی مقاصد** کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (**Download**) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقسیم وراثت اور ہمارا معاشرہ

اُمِ عبدِ مُنیب

مشربہ علم وحکمت
ندیم ٹاؤن ڈاکخانہ اعوان ٹاؤن لاہور
0321-4609092

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جمیع الحقوق محفوظة

نام کتاب ——— تقسیم وراثت اور ہمارا معاشرہ

اہتمام ——— محمد عبد منیب

ناشر ——— مشربہ علم وحکمت

قیمت ——— 30:00

ناشر: مشربہ علم وحکمت (دار الشکر)

ندیم ٹاؤن ملتان روڈ لاہور۔ پاکستان 0321-4609092 0300-4270553

ڈسٹری بیوٹر: دار الکتب السلفیہ

غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔ فون: 042-37361505

☆ البلاغ Shop #: 4-LG لینڈ مارک پلازہ، جیل روڈ۔ لاہور

فون: 0300-8880450042-5717843

☆ اسلام آباد مکان نمبر 264 گلی نمبر 90 سیکٹر i-8/4 اسلام آباد۔

فون: 0300-5148847

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

ترکہ یا وراثت 7
علم الفرائض 7
علم الفرائض کی اہمیت 7
ترکہ میں شامل اشیاء 8
ذاتی استعمال کی چیزیں 8
گھریلو سامان 8
ہبہ میں ملی ہوئی چیزیں 8
کمانے کی آلات 9
عورت کا مہر 9
زمین، مکان وغیرہ 9
جمع کی ہوئی رقم 10
رہن رکھی ہوئی چیز 10
کرائے پر دی ہوئی چیزیں 10
حقِ صنعت یا حق طباعت 10
فوت شدہ رشتہ داروں......
سے ملا ہوا حصہ 11
حکومت سے ملنے والے فنڈز 11
حقیقی وارث کون؟ 12
تقسیمِ وراثت تاکیدی کا حکم 12
طے شدہ حصے، اٹل قانون 13
تقسیمِ وراثت پر عمل نہ کرنے......
والے کے لیے سزا 14
تقسیمِ وراثت پر عمل کرنے......
والوں کا انعام 15
حقیقی دانا اور خیر خواہ کون؟ 15
تھوڑا ہو یا زیادہ ہر صورت......
میں تقسیم 17
قرآن میں طے شدہ حصے......
اور حصہ دار 17
والدین کا حصہ 18
بیوی کا حصہ 18
خاوند کا حصہ 18
بیٹے کا حصہ 18
بیٹی کا حصہ 19
تقسیمِ وراثت کے غلط طریقے 20
مدتوں تقسیمِ وراثت نہ کرنا 20

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن کے ساتھ شادی 22
جائیداد منہ بولے بیٹوں......
کے نام لگانا 23
صرف ایک بیٹی ہوتو؟ 24
بڑے بھائی کی اجارہ داری 26
بیٹیوں کو حصہ نہ دینا 27
کیا جہیز وراثت کا بدل ہے؟ 31
اپنی زندگی میں اولاد میں......
مالی مساوات 33
صرف اندازہ لگا کر تقسیم 36
☆تقسیم کی ترتیب 39
بعض چیزوں کی تقسیم کرنا......
اور بعض کی نہ کرنا 37
بوڑھے لاولد کی جائیداد
اپنے نام کرالینا 37
جائیداد وقف کرنا 39
اولاد کا زبردستی زندہ والدین......
سے حصہ وصول کرنا 40
تقسیم کی ترتیب 42
کفن دفن کا انتظام 42
قرض کی ادائیگی 42
مہر کی ادائیگی 42
زکوۃ یا منت کی ادائیگی 43
فرض حج اور روزوں کا فدیہ 44
وصیت 44
☆چند اہم امور 46
ترتیب اموات 46
علم نسب کی اہمیت 46
کون؟ کس کا وارث نہیں ہوتا 47
لازماً ترکے میں شامل 47
جو بچہ باپ کی وفات......
کے بعد پیدا ہو 47
اگر میت نے رجعی طلاق دی ہو 48
اگر میت (عورت) کو......
رجعی طلاق ملی ہو 48
وراثت کی بنیاد تین چیزوں پر 48

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اس دنیا میں ہر انسان کے پاس زندگی گزارنے کے لیے اشیائے ضرورت اور ان ضروریات کو حاصل کرنے کے لیے آمدنی کے ذرائع ووسائل ہوتے ہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ یہ وسائل اور اشیاء کسی کو کم میسر ہوتی ہیں اور کسی کو زیادہ۔

ایک شخص کا سامانِ ضرورت اور ذاتی وسائلِ آمدنی اس کی ذاتی ملکیت کہلاتے ہیں اور اپنی ملکیت پر اسے پورا پورا تصرف کا حق حاصل ہوتا ہے۔ جب یہ شخص وفات پا جاتا ہے تو وہ اپنی تمام اشیاء اور وسائل آمدنی دنیا میں ہی چھوڑ جاتا ہے، اپنی مملوکہ اشیاء پر اس کا تصرف ختم ہو جاتا ہے اس کے بعد ان پر ملکیت اور تصرف کا حق کیسے ودیعت ہو؟ ہر معاشرے میں لوگوں کے اپنے اپنے مذہب یا برادری کے رواج اور ملکی قانون کے مطابق اس کا تعین کیا گیا ہے۔

اسلام اللہ کا عطا کردہ پسندیدہ دین ہے۔ اللہ تعالیٰ علیم وحکیم، خبیر وبصیر، حسیب ومقیت اور عادل ومنصف ہے۔ چنانچہ اس نے کسی شخص کی موت کے بعد اس کی چھوڑی ہوئی اشیاء اور وسائلِ آمدنی کے بارے میں جو ہدایات دی ہیں ان میں والدین اور رشتہ داروں کے لیے عدل اور خیر خواہی کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ ایک مسلمان کے لیے ایمان لانے کے بعد اللہ کے ہر حکم کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دینا ضروری ہے لیکن ہمارے موجودہ معاشرے میں تقسیم جائیداد کے بارے میں بہت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سی غلط فہمیاں اور خامیاں پائی جاتی ہیں۔ ترکہ کیا ہے؟ اور کن کن صورتوں میں کون حصہ دار ہوتا ہے؟ ایسے مسائل کے متعلق علماء نے بہت کام کیا ہے لیکن معاشرہ احکامِ وراثت پر عمل درآمد کے حوالے سے کیا کر رہا ہے؟ اس پر کم توجہ دی گئی ہے۔

شرعی اور فقہی اصطلاحات سے ہٹ کر راقمہ نے اس موضوع پر قلم اٹھانے کی کوشش کی ہے تا کہ عام عورتیں اور مرد ...... ترکہ کو تقسیم اللہ کی ہدایات کے مطابق کرنے کی اہمیت سے آگاہ ہو سکیں۔

مجھے پوری امید ہے کہ اہلِ علم غلطیوں کی ضرور نشاندہی کریں گے تا کہ ان کی اصلاح کی جا سکے اور یہ تحریر مفید ثابت ہو۔

(وَمَا اُرِیْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰهِ)

ام عبد منیب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترکہ یا وراثت؟

مرنے والا اپنے پیچھے جو اپنا مال، زمین، زیور اور چیزیں چھوڑ جاتا ہے اسے ترکہ، وراثت یا ورثہ کہتے ہیں۔

کسی مرنے والے مرد یا عورت کی اشیاء اور وسائلِ آمدن وغیرہ کے بارے یہ بحث کہ کب، کس حالت میں، کس رشتے کو، کتنا حصہ ملتا ہے شرعی اصطلاع میں اسے علم الفرائض کہتے ہیں۔ اسے علم الوراثت بھی کہتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

علم میراث سیکھو اور دوسروں کو بھی سکھاؤ کیوں کہ مجھے بھی فوت کیا جائے گا اور علمِ میراث قبض کر لیا جائے گا۔ یہاں تک کہ دو آدمی مقررہ حصے میں اختلاف کریں گے اور کوئی ایسا آدمی نہیں پائیں گے جو ان میں فیصلہ کرے۔

(السنن الکبریٰ للبیہقی: ۶/ ۲۰۸۔ مستدرک حاکم: ۴/ ۳۳۳۔ صحیح الاسناد)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترکہ میں شامل اشیاء

ترکہ میں مندرجہ ذیل اشیاء شامل ہیں:

ذاتی استعمال کی چیزیں:

کسی شخص کی ایسی اشیاء جنہیں وہ خود استعمال کرتا ہو اور ان پر صرف اسے ہی تصرف کا حق حاصل ہو۔ یہ سب اس کی ملکیت ہیں مثلاً کپڑے، جوتے، برتن، گھڑی، سائیکل، موٹر سائیکل، کار، زیور، کتابیں، فرنیچر اور دیگر تمام سامان جو گھروں میں ہوتا ہے۔

گھریلو سامان:

اگر مرنے والی عورت ہے تو اس کا گھریلو سامان وہ ہے جو اسے والدین نے دیا یا مرد نے اسے کہہ دیا کہ یہ تمہاری ملکیت ہے۔ اگر ایسا نہیں کہا تو یہ مرد ہی کی ملکیت ہے گو اسے استعمال عورتیں ہی کیا کرتی ہیں۔

ہبہ میں ملی ہوئی چیزیں:

وہ اشیاء جو کسی رشتہ دار یا دوست نے ہدیہ یا ہبہ کی ہوں یعنی مکمل طور پر اسے قبضے میں دے دی ہوں۔ جیسے مرد اپنی بیوی کو زیور ہبہ کر دے۔ یا عورت کو شادی پر اس کے والدین یا سسرال جہیز یا تحفے کے طور پر جو کچھ دیتے ہیں وہ بھی ہبہ یا ہدیہ کے ضمن میں آتا ہے۔ گو ہمارے معاشرے میں جہیز دینے کا تصور ہندوازم سے آیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اور اسی کے تحت اب بھی اکثر لوگ جہیز دیتے ہیں۔

کمانے کے آلات:

وہ آلات جن کے ذریعے مرنے والا مرد یا عورت کسبِ معاش کرتا تھا۔ مثلاً مشینیں، ہتھوڑا، کسی، ہل وغیرہ۔

عورت کا مہر:

مہر عورت کی ذاتی ملکیت ہوتا ہے، اس کے والدین یا شوہر کا اسے اپنے قبضے میں رکھنا یا اس پر تصرف کرنا درست نہیں الا یہ کہ عورت ہنسی خوشی اس کا کچھ حصہ خاوند یا والدین کو دینے پر راضی ہو...... یاد رہے کہ خاوند کا بیوی کو مہر ادا نہ کرنا نکاح کو بھی مشکوک بنا دیتا ہے۔ نیز مرد کو یہ کوشش نہیں کرنا چاہیے کہ بیوی اس کو مہر معاف کر دے اور اسے بیوی کو کچھ ادا ہی نہ کرنا پڑے۔ مہر بیوی کا حق ہے مرد کو تاکید کی گئی ہے کہ وہ اسے ہنسی خوشی ادا کرے۔ حکم ہے:

﴿وَ اٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً﴾ (النساء:٤)

''اور عورتوں کو ان کے مہر دلی خوشی کے ساتھ دیا کرو۔''

زمین، مکان وغیرہ:

مرنے والے مرد یا عورت نے اگر کوئی زرعی زمین...... مکان...... دکان...... فیکٹری...... باغات...... مشینری...... یا کسی کمپنی کے کچھ حصص خرید رکھے ہیں تو یہ بھی اس کی ملکیت ہیں۔

اگر مرد نے یا عورت نے کسی دوسرے کے نام سے کوئی چیز خرید رکھی ہے تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس شخص کو یہ حق حاصل نہیں کہ ان کا مالک بن بیٹھے کیونکہ اس کے نام یہ ایک امانت ہے۔اصل مالک کی وفات کے بعد اس چیز کو میت کے ترکہ میں شامل کرنا ضروری ہے۔اگر ایسا نہ کیا تو میت اور اس کے ورثا کے ساتھ بددیانتی ہوگی۔جو بددیانتی کے ساتھ ساتھ ظلم اور غصب بھی ہے۔

جمع کی ہوئی رقم:

اگر مرنے والے مرد یا عورت کی کوئی رقم وغیرہ بنک میں جمع ہے یا گھر میں یا کسی اور کے نام سے جمع ہے تو بھی یہ اصل مالک کی ملکیت ہے۔

رہن رکھی ہوئی چیز:

اگر مرنے والے مرد یا عورت نے کوئی چیز رہن رکھی ہوئی ہے تو اس کے ترکہ سے رقم ادا کر کے وہ چیز چھڑائی جائے گی اور اسے ترکہ میں شامل کیا جائے گا۔

اگر مرنے والے مرد یا عورت کے پاس کسی نے کوئی چیز رہن رکھی ہے تو یہ چیز راہن کی امانت ہے،اس سے اصل رقم وصول کر کے مرہونہ چیز واپس کی جائے گی اور جو رقم ملے گی وہ ترکہ میں شامل کی جائے گی۔

کرائے پر دی ہوئی چیزیں:

اگر مرنے والے مرد یا عورت نے بسیں،رکشہ وغیرہ یا دیگر آلات کرائے پر یا ٹھیکے پر دے رکھے ہیں تو وہ بھی اس کی ملکیت میں شامل کیے جائیں گے۔

حقِ صنعت یا حق طباعت:

اگر کوئی اور ایسی چیز ہے جو آمدنی کا ذریعہ ہے یا اپنی مالیت رکھتی ہے چاہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ ایک روپے کی مالیت ہی کیوں نہ ہو، وہ بھی ترکہ میں شامل کی جائے گی مثلاً کتابیں تالیف کرنے والے کا حقِ طباعت یا کسی صنعت کار کے اپنی مصنوعات کے حقوق۔

فوت شدہ رشتہ داروں سے ملا ہوا حصہ:

مرنے والے مرد یا عورت سے قبل ان کا اگر کوئی ایسا قریبی عزیز وفات پا چکا ہے جس کے ترکے میں سے اسے اللہ کے مقرر کردہ حصوں کی رو سے حصہ ملنا تھا تو وہ حصہ بھی اس کے ترکے میں شامل کیا جائے گا۔

حکومت سے ملنے والے فنڈز:

ملازمین کو ریٹائرڈ ہونے یا وفات کی صورت میں جو رقم ملتی ہے پراویڈنٹ فنڈ یا مزید کوئی اور فنڈ تو یہ بھی ملکیت میں شامل کیا جائے گا۔ لیکن جو اخراجات حکومت مرنے والے کے ورثاء کے نام قانونی طور پر کیا کرتی ہے وہ انہی کی ملکیت ہوں گے مثلاً والدین کے نام پر یا بیوی کے نام پر پینشن، بچوں کے تعلیمی وظائف، مکان یا علاج کی سہولت وغیرہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حقیقی وارث کون؟

اس دنیا میں انسان کی روح کے آنے کے بعد اللہ تعالیٰ اسے مادی وسائل اور جسمانی صلاحیتیں عطا کرتا ہے، وہ ان سب سے اس دنیا میں کام لیتا اور اپنے اختیار سے ان میں تصرف کرتا ہے۔ جب انسان کی روح قبض کر لی جاتی ہے تو اس کے تمام وسائل، صلاحیتیں اور اس کے ذریعے اس کی جمع کی گئی جائیداد سب اللہ کی ملکیت میں چلے جاتے ہیں کیونکہ ان کا حقیقی مالک وہی تھا اور وہی ہے۔ لہٰذا ان پر تصرف کا حق اسی ذات حکیم کو ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے علم اور حکمت کی بنا پر ان وسائل اور جائیداد کو امانتاً..... تصرف اور ملکیت کے حقوق مرنے والے کے قریبی رشتہ داروں میں تقسیم کرنے کا حکم دیتا ہے۔

تقسیمِ وراثت ایک تاکیدی حکم:

اللہ تعالیٰ نے عام طور پر اہلِ ایمان کو کوئی حکم دیتے ہوئے صرف فعل امر کے ساتھ خطاب کیا ہے لیکن وراثت کے احکام بیان کرتے وقت فرمایا:

﴿يُوصِيكُمُ اللَّهُ﴾ (النساء:١١)

"اللہ تمہیں وصیت کرتا ہے"۔ یعنی تاکیدی حکم دیتا ہے۔ وصیت کے لفظ کا مفہوم اس طرح بیان کیا گیا ہے:

"کوئی شخص کسی پر یہ ذمہ داری ڈالے کہ جب فلاں صورت پیش آئے تو وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فلاں طریقہ یا فلاں طرزِ عمل اختیار کرے۔اس میں وصیت کرنے والے کی پیش بینی، خیر خواہی اور شفقت کا پہلو بھی مضمر ہوتا ہے اور اس میں ایک عہد اور معاہدے کی ذمہ داری بھی پائی جاتی ہے''۔(تفسیر تدبرِ قرآن)

طے شدہ حصے، ایک اٹل قانون:

اللہ تعالیٰ نے جو حصے مرنے والے کے ترکہ میں جن جن رشتہ داروں کے مقرر کردیئے ہیں وہ ایک اٹل قانون ہے، اور اس میں کسی کمی بیشی کی قطعاً کوئی گنجائش نہیں، کوئی شخص یا کوئی حکومت یہ حق نہیں رکھتی کہ وہ اپنی مرضی سے ان میں ردوبدل کردے۔رب کریم نے اپنے اس فیصلے کو اٹل مندرجہ ذیل الفاظ میں قرار دیا:

﴿"نَصِيْبًا مَّفْرُوْضاً"﴾(النساء:۷)

''ہر ایک کا طے شدہ حصہ ہے''۔

﴿"فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْم"﴾(النساء:۱۱)

''یہ اللہ کی طرف سے مقرر کردہ حصے ہیں یقیناً اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا اور حکمت والا ہے''۔

﴿"غَيْرَ مُضَارٍّ وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَلِيْم"﴾

''بغیر کسی کو نقصان پہنچائے، یہ اللہ کی طرف سے وصیت ہے اور اللہ جاننے والا بردبار ہے''۔(النساء:۱۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآنی تقسیمِ وراثت پر عمل نہ کرنے والے کے لیے سزا:

جو مسلمان اللہ کے مقرر کردہ حصوں میں کوئی تبدیلی کرے یا سرے سے ان پر عمل ہی نہ کرے تو وہ ایسے گناہ کا مرتکب ہوتا ہے جس کی سزا مندرجہ ذیل الفاظ میں سنائی گئی ہے:

﴿"اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا وَ سَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا"﴾ (النساء:۱۰)

"جو لوگ ظلم سے یتیموں کا مال ہڑپ کر جاتے ہیں وہ درحقیقت اپنے پیٹ میں آگ بھرتے ہیں عنقریب وہ جہنم میں داخل ہوں گے"۔

اس میں یتیم لڑکوں اور لڑکیوں کا ترکے میں حصہ ہی مراد ہے کیوں کہ وہ خود ابھی کمانے کے قابل ہی نہیں ہوئے..... تمام احکام کے اختتام پر فرمایا:

﴿"وَ مَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ يَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا وَ لَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ"﴾ (النساء:۱۴)

"جو شخص اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کرے اور اللہ کی حدود سے آگے نکل جائے اللہ اسے دوزخ میں داخل کرے گا جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اسے رسوا کرنے والا عذاب ہوگا"۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ اَخَذَ شِبْرًا مِنَ الْاَرْضِ ظُلْمًا فَاِنَّهٗ يُطَوِّقُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سَبْعِ اَرْضِیْن.

''جس شخص نے دوسرے کی ایک بالشت زمین بھی ناحق غصب کر لی، قیامت کے دن اسے سات زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا۔''

(بخاری، کتاب بدء الخلق: ۳۱۹۸، مسلم: ۴۱۱۰، ۴۱۱۱ بخاری کتاب المظالم: ۲۴۵۲)

یاد رہے کہ صرف زمین ہی نہیں بلکہ ہر وہ چیز جو دوسرے کی ملکیت ہو اسے ناحق غصب کر لیا جائے تو اس پر عذاب ہوگا۔

قرآنی تقسیم وراثت پر عمل کرنے والے کا انعام:

﴿''تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ''﴾ (النساء: ۱۳)

''یہ اللہ تعالیٰ کی حدود ہیں، جو شخص اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرے گا اللہ اسے ایسے باغات میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے''۔

حقیقی دانا اور خیر خواہ کون؟

بسا اوقات انسان یہ سمجھتا ہے کہ اس کے والدین، اولاد یا فلاں دوست، یا فلاں رشتہ دار اس کا ہمدرد اور خیر خواہ ہے یا وہ خود ہی اپنی بہتری یا دوسروں کی بہتری کو زیادہ اچھا سمجھتا ہے۔ اس زعم میں وہ تقسیم وراثت کے اصول میں بھی اپنی ناقص

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عقل استعمال کرتا ہے۔ جیسے کہ پاکستانی آئین میں یتیم پوتے پوتیوں کی ہمدردی کی آڑ میں انہیں بھی دادا کی وراثت میں شامل کردیا گیا ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے پوتے پوتیوں کو چچاؤں اور پھوپھیوں کی موجودگی میں دادا کی وراثت میں سے حصہ نہیں دیا۔

بعض اوقات انسان لالچ کی زد میں آکر تقسیمِ وراثت میں ایسی تبدیلی کرتا ہے جس سے دوسرے حصہ داروں کی نسبت اسے زیادہ فائدہ پہنچے یا وہ ان کے مقابلے میں عمدہ مال حاصل کرلے، یا وہ پوری جائیداد ہی اپنے قبضے میں کرلے۔

اللہ تعالیٰ نے تقسیمِ وراثت کے احکام میں ایک مسلمان کو یہ یاددہانی بھی کرائی کہ تمہاری حقیقی خیر خواہی، ہمدردی، اور مفاد کو رب حکیم ہی بہتر جانتا ہے، چنانچہ فرمایا:

﴿"اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ لَا تَدْرُوْنَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا"﴾ (النساء:۱۱)

"تم لوگ یہ نہیں سمجھ سکتے کہ فائدہ پہنچانے کے لحاظ سے تمہارے والدین اور تمہاری اولاد میں سے کون قریب تر ہے یہ اللہ کی طرف سے مقرر کردہ حصے ہیں اور یقیناً اللہ تعالیٰ سب کچھ جاننے والا اور حکمت والا ہے"۔

مولانا مودودی لکھتے ہیں "اور یہ جواب ان سب نادانوں کو ہے جو میراث کے الہامی قانون کو نہیں سمجھتے اور اپنی ناقص عقل سے اس کسر کو پورا کرنا چاہتے ہیں جو ان کے نزدیک اللہ کے بتائے ہوئے قانون میں رہ گئی ہے"۔ (تفہیم القرآن)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھوڑا ہو یا زیادہ ہر صورت میں تقسیم وراثت:

﴿"لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا"﴾ (النساء:۷)

''مردوں کے لیے اس مال میں سے حصہ ہے جو والدین اور قریبی رشتہ دار چھوڑ جائیں، عورتوں کے لیے بھی اس مال میں سے حصہ ہے جو والدین اور قریبی رشتہ دار چھوڑ جائیں خواہ وہ تھوڑا ہو یا زیادہ ہو، ہر ایک کا طے شدہ حصہ ہے''۔

مولانا مودودی اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

''میراث میں صرف مردوں کا ہی نہیں عورتوں کا بھی حصہ ہے اور میراث بہر حال تقسیم ہونی چاہیے خواہ وہ کتنی ہی کم ہو حتیٰ کہ اگر مرنے والے نے دس گز کپڑا چھوڑا ہے اور دس وارث ہیں تو اسے بھی دس حصوں میں تقسیم ہونا چاہیے''۔ (تفہیم القرآن تفسیر متعلقہ آیت)

قرآن میں طے شدہ حصے اور حصہ دار:

تفسیر تیسیر القرآن میں قرآن حکیم میں متعلقہ آیات سے جس رشتہ دار کا جتنا حصہ، جس صورت میں رب حکیم وعلیم نے طے کیا ہے، اسے آسان الفاظ میں اس طرح دیا گیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والدین کا حصہ:

☆ اگر میت کی اولاد (بیٹے ، بیٹی) بھی ہو اور والدین بھی تو والدین میں سے ہر ایک کو 1/6 اور باقی 2/3 اولاد کو ملے گا۔

☆ اگر میت کی اولاد نہیں اور صرف والدین ہوں تو ماں کو 1/3 اور باقی 2/3 باپ کو۔ بشرطیکہ بہن بھائی نہ ہوں۔

☆ اگر میت کی اولاد نہ ہو اور اس کی بیوی یا شوہر بھی نہ ہو صرف بہن بھائی اور والدین ہوں تو ماں کو 1/6 اور باپ کو 5/6 ملے گا۔

بیوی کا حصہ:

اگر شوہر کی صلبی اولاد ہو تو بیوی / بیویوں کو 1/8 ' اگر شوہر کی صلبی اولاد نہ ہو تو بیوی یا بیویوں کو 1/4 حصہ ملے گا۔

خاوند کا حصہ:

اگر بیوی کی اپنی اولاد ہو چاہے کسی بھی شوہر سے تو خاوند کو 1/4 ملے گا اور بیوی کی اپنی اولاد نہ ہو تو شوہر کو 1/2 ملے گا۔

بیٹے کا حصہ:

☆ ایک بیٹا ہو تو ماں یا باپ کی کل وراثت کا حصے دار ہو گا، میت کے ماں باپ اور بیوی یا شوہر کا حصہ ادا کرنے کے بعد۔

☆ اگر ایک سے زیادہ بیٹے ہوں تو میت کے شوہر یا بیوی اور ماں باپ کا حصہ ادا کرنے کے بعد جو کچھ باقی بچے وہ اس تمام جائیداد کے برابر کی سطح پر حصہ دار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں گے۔

☆ اگر بیٹے کے ساتھ بیٹیاں بھی ہوں تو ہر بیٹی کو بیٹے کے حصہ کا نصف حصہ ملے گا۔

بیٹی کا حصہ:

☆ اگر میت کے بیٹے اور بیٹیاں ہوں تو ہر بیٹی کو ہر بیٹے کا نصف حصہ ملے گا

☆ اگر میت کی صرف ایک ہی بیٹی ہے تو اسے کل جائیداد کا نصف حصہ ملے گا۔

☆ اگر بیٹیاں دو یا دو سے زائد ہیں تو وہ 2/3 حصے میں برابر کی سطح پر حصہ دار ہوں گی۔ (مزید تفصیل کے لیے دیکھیے تفسیر تیسیر القرآن۔ سورہ نساء)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقسیمِ وراثت کے غلط طریقے

یہاں تک جو کچھ لکھا گیا وہ امر بالمعروف کی ذیل میں آتا ہے، آئندہ سطور میں تقسیمِ وراثت کے معاملے میں نہی عن المنکر کے حکم پر عمل کی ایک حقیری کوشش کی جائے گی۔ اللہ تعالیٰ کے تقسیمِ وراثت کے احکام دینے کے بعد ایک مسلمان کے لیے یہ ضرورت باقی نہیں رہتی کہ تقسیمِ وراثت کے غلط طریقوں پر بھی خیال آرائی کی جائے۔ کیونکہ مسلمان ہونے سے مراد ہی یہ ہے کہ اللہ کے حکم کے سامنے گردن جھکا دینے والا...... لیکن المیہ یہ ہے کہ جب تک انگلی رکھ کر یہ نہ بتایا جائے کہ فلاں کام اور طریق کار کیوں غلط ہے، قرآن وحدیث میں اس کے غلط ہونے کے کیا دلائل ہیں۔ اس سے کون کون سی منہیات کا ارتکاب وقوع میں آتا ہے، مسلمانوں کی سمجھ میں بات آتی ہی نہیں۔ لہٰذا ہمارے معاشرے میں تقسیمِ وراثت کی جتنی بھی قرآن وحدیث سے متصادم روایات پائی جاتی ہیں ان کا ایک ایک کر کے جائزہ لیا جائے گا۔

مدتوں تقسیمِ وراثت نہ کرنا:

ایک شخص فوت ہو جائے تو اس کی وراثت کو تقسیم کرنے کے بجائے مشترکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہی رہنے دیا جاتا ہے۔ مرنے والے کی زندگی میں جس چیز پر جس کا قبضہ ہو وہ اسی کے پاس رہتی ہے۔ جائیداد کے جملہ معاملات کا اختیار کسی بڑے کے ہاتھ میں یا زبردست کے ہاتھ میں ہوتا ہے اور وہی جائیداد کی آمدنی کے حصے کرنے اور حصہ داروں کو دینے کا ذمہ دار ہوتا ہے جو جائیداد آمدنی کا ذریعہ نہیں ہوتی وہ جامد پڑی رہتی ہے۔ بعض حصہ دار جائیداد سے مکمل طور پر محروم رہتے ہیں خصوصاً بیٹیاں، مطلقہ یا بیوہ بہنیں اور مالی حقوق کے لیے آواز اٹھانے میں کمزور مرد بھی محروم رہتے ہیں۔ جو لوگ اپنی جائیداد کا مرکز چھوڑ کر کسی اور جگہ منتقل ہو جاتے ہیں ان کو کبھی کبھی حصہ دینے پر اکتفا کر لیا جاتا ہے اور بعض حالات میں کچھ بھی نہیں دیا جاتا۔ جائیداد کے حصہ داروں میں سے بہت سے افراد مرتے اور پیدا ہوتے رہتے ہیں لیکن تقسیمِ وراثت نہیں کی جاتی۔ کوئی حصہ دار اگر ہمت کر کے اپنا حصہ لینے یا بیچنے کی جسارت کرے تو ناگواری کے ساتھ اور کبھی خوشگواری کے ساتھ اسے کچھ حصہ دے دلا کر فارغ کر دیا جاتا ہے۔

اس طریقے میں مندرجہ ذیل نقصانات ہیں:

- کمزوروں کو اپنا مال ہوتے ہوئے بھی دوسروں کے رحم و کرم پر رہنا پڑتا ہے خصوصاً یتیم بچے، بیوہ یا مطلقہ خواتین اور مالی لحاظ سے کمزور مرد بھی۔ یہ تمام طبقہ مالی پریشانی کی وجہ سے اور بھی بہت سے مسائل کا شکار ہو جاتا ہے۔ خصوصاً تعلیم اور علاج سے محرومی وغیرہ۔ اس طبقے کو جائیداد پر قابض اور خوشحال رشتہ داروں کی خوش حالی خار بن کر کھٹکتی رہتی ہے۔ جائیداد کا متصرف اگر کبھی کبھی بیوہ، مطلقہ، یتیم یا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کمزور کی مالی امداد کردے تو اس کا احسان جتاتا ہے اور لینے والے کو اس کی کرم فرمائی سمجھنا پڑتا ہے۔لوگ مدد کرنے والے کے عمل پر واہ واہ کرتے ہیں۔کوئی یہ نہیں سوچتا کہ اس شخص نے بھی تو ان کمزوروں اور مظلوموں کی جائیداد کے جملہ حقوق غصب کیے ہوئے ہیں۔کیونکہ اپنی جائیداد پر آزادانہ تصرف حاصل نہیں ہوتا اس لیے بعض لوگ اپنے ذرائع معاش مستحکم کرنے میں ناکام رہتے ہیں۔بسا اوقات معاشی کمزوری کی وجہ سے وہ حرام کمائی کی طرف قدم اٹھا لیتے ہیں۔یوں اپنا حلال مال ہوتے ہوئے وہ حرام مال کمانے پر دلیر ہو جاتے ہیں۔

- جائیداد مشترک رکھنے کے لیے ہی لڑکیوں کے رشتے چچاؤں کے گھروں کے علاوہ کہیں اور نہیں کیے جاتے۔عموماً یہ رشتے بے جوڑ ہوتے ہیں۔لڑکا یا لڑکی راضی ہی نہیں ہوتے لیکن زبردستی نکاح کر دیا جاتا ہے۔

قرآن کے ساتھ شادی:

سندھ میں جائیداد باہر جانے سے روکنے کے لیے لڑکیوں کی شادیاں قرآن سے کر دی جاتی ہیں۔جس کے بہت زیادہ سنگین اور فحش قسم کے نتائج سامنے آتے ہیں۔قرآن کریم کتابِ ہدایت ہے، کلامِ الٰہی ہے، یہ ایک انتہائی شرمناک، ظالمانہ اور گستاخانہ فعل ہے۔یہ اللہ تعالیٰ کے غضب کو اپنے ہاتھوں دعوت دینے والا کام ہے۔اس گھناؤنے فعل میں شامل کسی مرد اور عورت کو فوراً توبہ کرکے بچی کی شادی شرعی طریقے کے مطابق کر دینا چاہیے ورنہ جہنم کی الم ناک سزا کے لیے تیار رہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غور کیجیے! جائیداد کو مشترک رکھنے کے لیے کتنے ہی گناہ مول لیے جاتے ہیں، ان میں سے ہر ایک گناہ کبیرہ سے کم نہیں۔

جائیداد منہ بولے بیٹے بیٹیوں کے نام لگانا:

بے اولاد حضرات کسی رشتہ دار یا کسی غیر کے بچے کو گود لے کر پرورش کرتے اور اسے اپنا بیٹا ظاہر کرتے ہیں۔ اپنی جائیداد اصل حصہ داروں میں تقسیم کرنے کے بجائے اپنی زندگی ہی میں اس بچے کے نام کر دیتے ہیں۔ اس میں شرعاً مندرجہ ذیل خرابیاں پائی جاتی ہیں:

- کسی اور کے بچے کو اپنا صلبی بیٹا یا بیٹی ظاہر کرنا حرام ہے اور جاہلی امور میں سے ہے۔ (دیکھیے سورہ الاحزاب: ۵)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَيْسَ مِنْ رَجُلٍ ادعى بِغَيْرِ اَبِيْهِ وَهُوَ يَعْلَمُ فَقَدْ كَفَر.

''جو شخص جانتے ہوئے بھی اپنے باپ کے علاوہ کسی غیر کو اپنا باپ ظاہر کرے اس پر جنت حرام ہے''۔ (صحیح مسلم، کتاب الایمان)

- منہ بولے بچوں کے نام اپنی جائیداد کر دینا اللہ کے مقرر کردہ حصہ داروں کا حق غصب کرنے کے مترادف ہے اور یہ بھی گناہِ کبیرہ ہے۔
- منہ بولے بیٹے بیٹی سے اگر وہ محرم نہیں تو پردہ نہیں کیا جاتا۔
- منہ بولے بیٹے بیٹیوں کی اولاد کو پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں ظاہر کیا جاتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ صرف یہی نہیں بناوٹی ماں اور باپ چاہتے ہیں کہ ان کے رشتہ دار بھی ان بچوں کو اسی رشتے کی حیثیت دیں جوان کے اصل بچوں کی صورت حیثیت ہوتی۔ مثلاً منہ بولی ماں کا اپنے بہن بھائیوں کو خالہ اور ماموں کی حیثیت دینا اور دلوانا وغیرہ۔ اول تو وہ انہیں تسلیم کرنے کے لیے تیار ہی نہیں ہوتے، بظاہر بھانجے بھانجی یا بھتیجے بھتیجی کی حیثیت سے جو حقوق دنیا والوں نے مقرر کر رکھے ہیں وہ حقوق ادا کر بھی دیں تو بھی ان کے دل ماننے کے لیے تیار نہیں ہوتے۔

یاد رہے کہ کسی کے بچے کو پرورش کرنا' پاس رکھنا، اس کا نکاح وغیرہ کرنا جب کہ اس کے اصل والدین کا لوگوں کو پتا ہو، خود بچے کو بھی پتا ہو، ستر وحجاب کے احکام پر عمل کیا جائے اور ان کی اصل ولدیت کو ہی نسب اور کاغذات وغیرہ میں ظاہر کیا جائے تو یہ درست ہے بلکہ نادار بچوں کی کفالت اور پرورش کرنا کارِ ثواب ہے۔

اللہ تعالیٰ نے مرنے والے کو یہ حق دیا ہے کہ وہ کل جائیداد کے ثلث یعنی ایک تہائی حصے کی اس شخص کے حق میں وصیت کر سکتا ہے جسے شرعاً حصہ نہیں مل سکتا، وصیت کے اس قانون سے فائدہ اٹھا کر جن بچوں کی کفالت کی ہے ان کے نام ایک تہائی حصہ کیا جا سکتا ہے۔ (تفصیل کے لیے دیکھیے ''کسی دوسرے کا بچہ گود لینا'')

صرف ایک ہی بیٹی ہو تو؟

ہمارے معاشرے میں جس شخص کی ایک بیٹی یا بیٹیاں ہوں تو اس کے ترکے میں شریعت اس کے چچاؤں، یا چچا کے بیٹوں کو بھی حصہ دار ٹھہراتی ہے لیکن ہمارے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معاشرے میں یہ روایت ہے کہ چچا زاد یا چچا اپنی بھتیجی یا بھتیجیوں سے حصہ وصول نہیں کرتے، اسے غیرت کے منافی قرار دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ تو بیٹی کے ساتھ شریکا کرنے والی بات ہے۔ اس میں مندرجہ ذیل گناہ پائے جاتے ہیں۔

- نعوذ باللہ! کیا اللہ کو معلوم نہیں تھا کہ چچا کا بھتیجی کے ساتھ جائیداد کا وارث بننا بیٹی کے ساتھ شریکا ہے۔
- بعض چچا یا چچا زاد مالی لحاظ سے خاصے کمزور ہوتے ہیں اس کے باوجود وہ اپنا حق وصول نہیں کرتے۔
- بعض چچا تایا لڑکی کی شادی مناسب رشتہ نہ ہونے اور لڑکی کی رضامندی نہ ہونے کے باوجود اپنے گھر کے کسی مرد سے کر دیتے ہیں تاکہ وراثت تقسیم نہ کرنی پڑے اور بیٹی کو اپنے باپ کی جائیداد میں سے حصہ نہ دینا پڑے۔ یہ صریحًا ظلم ہے۔ ایک یتیم بچی کو اس کے مال سے محروم کرنے کا ظلم۔ دوسرے اس کی مرضی کے خلاف اس کی شادی کر دینے کا ظلم۔
- بعض والدین بھی کوشش کرتے ہیں کہ چچاؤں کو یا چچا زاد کو حصہ نہ ملے، سب کچھ اپنی زندگی ہی میں اپنی بیٹی یا بیٹیوں کے نام لگا دیتے ہیں۔ ایسی بیٹیاں جو اپنے ماں باپ کی اکلوتی اولاد ہیں ان کو چاہیے کہ اگر چچاؤں یا دیگر شرعی ورثاء کو حصہ نہیں پہنچا تو از خود ان کا حصہ ان کے حوالے کر دیں۔ اگر چچا وفات پا چکے ہیں تو ان کی اولاد کو ان کا حصہ لوٹا دیں، اسی طرح اگر خود بیٹی وفات پا چکی ہے تو اس کی اولاد کو اپنی ماں کے چچا یا ان کی اولاد کو ان کا حصہ لوٹا دینا چاہیے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بڑے بھائی کی اجارہ داری:

بعض گھروں میں باپ کی وفات کے بعد گھر کے تمام امور مع جائیداد بڑے بھائی کے ہاتھ آجاتے ہیں۔ چھوٹے بھائی جو کچھ کما کر لائیں بڑے بھائی کو دے دیتے ہیں۔

بڑا بھائی عمدہ حصہ اپنے لیے اور ردی حصہ چھوٹے بھائیوں کو دیتا ہے۔ خود دل کھول کر خرچ کرتا ہے لیکن چھوٹے بھائیوں کو یہ حق حاصل نہیں ہوتا۔ خرچ کی کمی کا مصنوعی رونا روتا رہتا ہے تاکہ چھوٹے بھائی اور بھاوجیں زیادہ خرچ کا مطالبہ نہ کریں۔ کوئی حصہ وصول کرنے کی آواز اٹھائے تو اسے کچھ دے دلا کر خاموش کر دیا جاتا ہے اور وہ بھی بغیر کسی حساب کے۔ چھوٹے بھائی بھی اپنے بڑے بھائی سے چھپا کر کچھ نہ کچھ الگ رکھتے ہیں، باہم جھگڑے، بدگمانیاں، غیبت اور شکایات پیدا ہوتی ہیں۔ مشترکہ رہائش کی اور بھی بہت سی خامیاں اور خرابیاں ہیں جن کی تفصیل کا یہاں موقع نہیں۔

اس کا حل یہی ہے کہ بڑا بھائی اپنی برتر حیثیت سے کام لے کر والد کی وفات کے بعد جلد از جلد تمام ترکے' گھریلو سامان، زمین، مکان وغیرہ کی اللہ کے مقرر کردہ حصوں کے مطابق تقسیم کر کے خود کو سرخرو اور سبک بار کرے۔ ایسا کرنے سے وہ تمام اہل خانہ کی بدگمانیوں سے اپنی ذات کو محفوظ کر لے گا۔ اسے صرف اپنے بیوی بچوں کی فکر کرنا پڑے گی۔ البتہ نابالغ بہن بھائیوں کے بالغ ہونے اور ان کے نکاح ہونے تک ان کے جملہ امور کی نگرانی اس کا شرعی فریضہ ہے۔ لیکن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس شکل میں اسے چاہیے کہ ان کے حصے کی زمین، مکان، گھریلو سامان، رقم، زیور غرض جو کچھ بھی ہو محفوظ رکھے کیوں کہ یہ نابالغ بہن بھائی یتیم ہیں جن کے مال کے بارے کہا گیا ہے:

﴿"اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا وَ سَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا"﴾ (النساء:١٠)

"بے شک جو لوگ یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں، وہ اپنے پیٹوں میں صرف آگ بھر رہے ہیں اور عنقریب بھڑکتی آگ میں داخل کیے جائیں گے"۔

لوگ یتیموں کو ردی حصہ دیتے اور خود عمدہ حصہ رکھ لیتے ہیں، یہ بھی گناہِ کبیرہ ہے۔ اگر بڑا بھائی صاحبِ حیثیت ہے تو ان کے مال میں سے ان کے اخراجات کے لیے کچھ نہ لے اور اگر صاحبِ مال نہیں تو ضرورت کے مطابق ان پر خرچ کرے۔ یہی قرآن کی تاکید ہے:

﴿"وَ مَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَ مَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ"﴾ (النساء:٦)

"مال داروں کو چاہیے کہ (ان کے مال سے) بچتے رہیں۔ ہاں مسکین محتاج ہو تو دستور کے مطابق واجبی طور سے کھالے"۔

بیٹیوں کو حصہ نہ دینا:

اسلام کے علاوہ کسی اور مذہب یا معاشرے میں بیٹیوں کو حصہ دینے کی کوئی روایت نہیں۔ عرب میں بھی بیٹیوں کو حصہ نہیں دیا جاتا تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کی بیوی اپنی دو بیٹیوں کے ہمراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی کہ سعد بن ربیع کی بچیاں ہیں ان کا باپ جنگِ احد میں شہید ہو گیا ہے۔ بچیوں کے چچا نے سعد کے سارے ترکہ پر قبضہ کر لیا ہے اور ان کے لیے کچھ نہیں چھوڑا۔ اور مال کے بغیر ان کا نکاح بھی نہیں ہو سکتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ خود اس معاملے میں فیصلہ کرے گا۔ پھر میراث کی آیات نازل ہوئیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد کے بھائی کو بلایا اور فرمایا:

''ترکہ میں سے دو تہائی سعد کی بچیوں کو دو اور آٹھواں حصہ ان کی والدہ کو اور جو باقی بچے وہ تمہارا ہے''۔ (ترمذی، ابواب الفرائض)

معلوم ہوا کہ تقسیمِ وراثت کے تمام احکام کی وجہ ہی بیٹی اور بیوی کا حصہ دلانا تھا۔ البتہ مختلف مواقع پر انہیں جو مالی تحائف یا برادری کے رسم ورواج پورا کرنے کی نیت سے دیتے رہتے ہیں: مثلاً جہیز، بھائیوں اور بھتیجوں کی شادیوں پر کپڑے، مٹھائی اور کوئی چھوٹا موٹا زیور، بھائیوں اور بھتیجوں کی پیدائش پر، بیٹی، داماد اور بیٹی کے ساس اور سسر کی وفات پر، بھانجے بھانجیوں کی شادیوں پر، بیٹی کے ہاں ہر بچے کی پیدائش پر کپڑے، جوڑے، کچی اور پکی روٹی، مویشی اور زیور تک دینے کا رواج پایا جاتا ہے۔ بیٹیوں اور بہنوں کو دینا لوگ بڑی نیکی کا کام سمجھتے ہیں۔ حالانکہ یہ سب ہندوانہ رسومات ہیں ان میں سے کسی ایک چیز کا بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلامی احکام سے کوئی تعلق نہیں۔

جب بھائیوں نے باپ کے ترکے کی کوئی چیز بیچنا ہو مثلاً زمین وغیرہ تو عدالت میں بہنیں بیان دے آتی ہیں کہ ہم اپنے حق سے دستبردار ہوتی ہیں۔

اگر کوئی بہن اپنا حصہ وصول کرنے کے لیے آواز اٹھائے یا عملاً وصول کر بھی لے تو بادلِ ناخواستہ بلکہ اس سے رشتہ داری کے تمام تعلقات توڑ کر اس کو حصہ دیا جاتا ہے۔ بھابھیاں اور بھائی طعنے دیتے ہیں کہ بھائیوں کے ساتھ اس نے شریکا کیا، اب کس منہ سے بھائیوں کے گھر آؤ گی۔ اب ہم سے کسی حسنِ سلوک کی توقع مت رکھنا وغیرہ۔

شرعی لحاظ سے اس میں مندرجہ ذیل خرابیاں ہیں:

- بیٹیوں کو حصہ نہ دینا جاہلی امور میں سے ہے اور اللہ کی نافرمانی ہے جس پر عذابِ مُّھِین (رسوا کن عذاب) کی سزا سنائی گئی ہے۔
- بیٹیوں کا اپنا حصہ وصول کر لینے کی وجہ سے بیٹیوں کو طعنے دینا بھی ایک ناروا کام ہے۔
- خودساختہ رسم ورواج کے تحت بیٹیوں کو دینا اور اسلام کے احکام کے تحت دینے پر ناک بھوں چڑھانا اللہ کے عذاب کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔
- اسلامی احکام کے مطابق بیٹیوں کو حصہ خوش دلی سے ادا کر کے ان سے ہمیشہ حسنِ سلوک اور صلہ رحمی کرتے رہنا ہی پسندیدہ اور درست عمل ہے۔
- حصہ وصول کر لینے کی وجہ سے ان پر میکے کے دروازے بند کرنے کی دھمکی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنانا بھی اللہ کو غصہ دلانے والی بات ہے۔

✿ بیٹیوں کو حصہ نہ دینا اور تمام عمر اس کے خود ساختہ ہندوانہ حقوق (نانک والی، جہیز، لدے وغیرہ) ادا کرتے رہنا شیطان کو خوش کرنا ہے۔ بلکہ یہ اسی کی پیروی ہے۔

✿ بیٹیوں کا حصہ نہ دینے کی وجہ سے بھائیوں کی کمائی میں حرام شامل ہو کر ساری کمائی کو حرام کر دیتا ہے، اور حرام کا ایک لقمہ بھی جس کے جسم میں گیا وہ جسم دوزخ کا ایندھن بنے گا۔

اگر باپ بہت سا ترکہ چھوڑ کر مرا ہو تو بہنوں کو حصہ نہ دے کر بھائیوں کو مالی طور پر بہ ظاہر فائدہ ہو جاتا ہے لیکن جہاں باپ کا ترکہ کم ہو، بھائی ایک یا دو اور بہنیں زیادہ ہوں وہاں ان رسومات کی وجہ سے باپ اور بھائیوں کو مالی نقصان بھی اٹھانا پڑتا ہے۔ مثلاً بھائی ایک ہے اور بہنیں چھ تو ہر بہن کی شادی اور جہیز پر چار، چار لاکھ خرچ کیا گیا، کل چوبیس لاکھ۔ بہنوں کے ہر بچے کی پیدائش، اس کی شادی، عیدین، شب برات/نانک والیاں/تمام بے ہودہ رسومات کو بھی شامل کر لیا جائے اور 10 ہزار سالانہ فی بہن بھی اوسط ہو تو 12 ہزار سالانہ ہمیشہ کے لیے پکا ہے۔ جسے معاشرے کے دستور کے مطابق پہلے باپ، اس کے بعد بھائی، بھائی کے بعد بھتیجے بھی ادا کرنے کے پابند ہوتے ہیں۔ گویا یہ خرچ در خرچ تین نسلوں تک چلتا ہے۔

ادھر بھائی کی شادی پر چلیے چار لاکھ نہیں تو حد چھ لاکھ خرچ کیا گیا اور ممکن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے بھائی کے پاس اپنا مکان تو کیا چھونپڑا تک نہ ہو، کرائے کے مکان میں گزارہ کر رہا ہو اور قرض لے لے کر اپنی بہنوں کے رسمی حقوق ادا کر رہا ہو۔ ادھر بہنوں اور بیٹیوں کا لے لے کر بھی جی نہیں بھرتا، وہ ہمیشہ مزید کی طلب گار ہوتی ہیں۔ باپ یا بھائی کی گردن میں بے جا رسومات اور قرض دونوں اپنا حلقہ کستے جاتے ہیں۔ نبی ﷺ جاہلیت کی اس قسم کی تمام رسومات کے طوق وسلاسل سے انسان کو نجات دینے کے لیے ہی مبعوث ہوئے:۔

﴿ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَٰلَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ ﴾ (الاعراف:۱۵۷)

''اور پاکیزہ چیزوں کو ان کے لیے حلال بتاتے ہیں اور گندی چیزوں کو ان پر حرام فرماتے ہیں اور ان لوگوں پر جو بوجھ اور طوق تھے ان کو دور کرتے ہیں''۔

کیا جہیز وراثت کا بدل ہے؟

بعض لوگ لڑکیوں کو جہیز دے کر یہ باور کر لیتے ہیں کہ انہوں نے ان کا حصہ ادا کر دیا' ہے اب وراثت میں صرف لڑکوں کو حصہ ملے گا۔ غور کیجیے!

- جب وہ جہیز برابر یا اس سے بھی زیادہ گھریلو سامان بیٹوں کے لیے بھی چھوڑ کر جاتے ہیں تو پھر یہ جہیز وراثت کا بدل کیسے ہوا؟
- جہیز اسلامی روایات کا حصہ نہیں بلکہ ہندوانہ روایات کا حصہ ہے۔ ہندو مذہب کے طریقے پر چل کر یہ سمجھنا کہ اسلامی طریقہ پورا ہو گیا یہ فریب نفس ہے۔
- نیز اس پر گناہ تو ہو سکتا ہے ثواب کی امید ہر گز نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- جہیز یعنی گھریلو اشیاء مہیا کرنا خاوند کا فرض ہے۔اسلام کی رو سے، باپ یا بھائیوں پر یہ بوجھ ظلم اور زیادتی ہے......جہیز بیٹی کو خوش کرنے کے لیے نہیں بلکہ ایک رسم کو زندہ رکھنے ،لوگوں میں ناک اونچی رکھنے،سسرال میں بیٹی کے نمبر بنانے :نندوں اور ساس پر رعب ڈالنے کے لیے دیا جاتا ہے۔
- بعض سسرال تو خود فرمائش کر کے من پسند جہیز وصول کرتے ہیں اگر یہ بیٹی کو دیا جاتا ہے تو ساس نندوں کو کڑے، جھمکے اور جوڑے پہنانا چہ معنیٰ؟
- جہیز اکثر باپ اور ماں اپنے ہاتھوں بیٹیوں کو دیتے ہیں جب کہ وراثت تو کسی کے مرنے کے بعد اس کے ترکے میں سے حصہ داروں کو حصہ دینے کا نام ہے۔
- بالفرض جہیز دیا بھی جائے تو زندگی میں والدین پر یہ فرض ہے کہ تمام اولاد میں برابری کریں، بیٹے ہوں یا بیٹیاں ،لیکن سب جانتے ہیں کہ نہ تمام بیٹیوں کا جہیز یکساں ہوتا ہے اور نہ بیٹے کو بیٹیوں کو دیے گئے جہیز کے برابر چیزیں دی جاتی ہیں۔یوں والدین اولاد میں ناانصافی کرنے کا جرم کرتے ہیں۔
- اگر یہ خیال ہے کہ بیٹے کا جہیز تو بہو لاتی ہے تو یہ بہو کو کس گناہ کی سزا دی جا رہی ہے؟
- جہیز گھریلو ضرورت کی اشیاء پر مشتمل ہوتا ہے، بیٹوں کو اگر مکان، زمین، پلاٹ، دکان، فیکٹری، زیور، نقدی دی گئی ہے تو کیا گھریلو اشیاء مالی حیثیت میں ان کے برابر ہوتی ہیں؟ مذکورہ اشیاء کی مستقل مالی حیثیت ہوتی ہے، وہ ضرورت پڑنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر ایک معقول رقم مہیا کر سکتی ہیں لیکن جہیز کے جوڑے، کپڑے، برتن، فرنیچر، وغیرہ خریدنے کے ساتھ ہی اپنی قیمت سے ایک تہائی نیچے آجاتے ہیں اور دس بارہ سال بعد بیچنے پر انہیں کوئی کباڑیہ ہی قبول کرتا ہے۔ مثلاً جس صوفے کی 25000 ہزار قیمت ہے وہ دس سال بعد 2000 روپے میں بھی مشکل سے بکے گا اور اس کا گاہک تلاش کرنا بھی ایک مشکل کام ہوگا۔ لیکن زیور، دکان، مکان، زمین، فیکٹری وغیرہ کا گاہک آسانی سے مل جایا کرتا ہے۔

❁ اگر واقعی داماد مالی لحاظ سے کمزور ہے تو بیٹی کو گھریلو اشیاء دینا اس کی مالی امداد کرنا ہے۔ یہ کارِ خیر ہے اور اس نیت سے دیے گئے جہیز یا مدد پر ثواب بھی ہوگا بشرطیکہ داماد یا سسرال کو نہ جتایا جائے' ان پر احسان نہ رکھا جائے۔

❁ تحفۃً بیٹی کو یا داماد کو کچھ دینا بھی صلہ رحمی کا ایک حصہ ہے۔

اپنی زندگی میں اولاد میں مالی مساوات:

بعض والدین اپنی زندگی ہی میں تمام جائیداد تقسیم کر دیتے ہیں۔ یاد رہے کہ اپنی زندگی میں اولاد کو جو کچھ والدین دیتے ہیں مثلاً کار، سکوٹر، مکان، زمین، زیور، پلاٹ، مویشی، نقدی، یا کوئی اور قیمتی چیز تو ان کو چاہیے کہ وہ اپنی اولاد کو برابر برابر دیں اور اس برابری میں لڑکے، لڑکیاں، نومولود، جوان، بوڑھے تمام اولاد شامل ہے۔ یہ اولاد ایک سے زائد بیویوں سے ہو یا صرف ایک ہی بیوی سے۔ ان بچوں کی ماں زندہ ہو یا فوت ہو چکی ہو، ہر صورت برابری کرنا فرض ہے۔

بشیر بن نعمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''وہ کہتے ہیں کہ میرے باپ نے مجھے ایک عطیہ دیا تو عمرہ بنت رواحہ (نعمان کی والدہ) نے کہا کہ جب تک آپ اس پر رسول اللہ ﷺ کو گواہ نہ بنائیں میں راضی نہیں ہوسکتی۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر انہوں نے عرض کیا کہ میں نے عمرہ بنت رواحہ کے بیٹے کو ایک عطیہ دیا ہے تو اس نے کہا کہ پہلے میں آپ ﷺ کو اس پر گواہ بنالوں۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کیا اسی جیسا عطیہ تم نے تمام اولاد کو دیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ نہیں''۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا:

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْدِلُوْا بَيْنَ اَوْلَادِكُمْ .

''اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد کے درمیان انصاف قائم رکھو''۔

چنانچہ وہ واپس گئے اور ہدیہ (اپنے بیٹے سے) واپس لے لیا۔

(بخاری، کتاب الہبہ: ۲۵۸۷)

دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

فَلَا تُشْهِدْنِي اِذًا فَاِنِّيْ لَا اَشْهَدُ عَلٰى جَوْرٍ .

''پھر مجھے گواہ نہ بناؤ اس لیے کہ میں ظلم پر گواہ نہیں بنتا۔'' (صحیح مسلم، کتاب الہبات، باب کراہیۃ تفضیل بعض الاولاد فی الہبہ)

ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے نعمان بن بشیر کے والد کو فرمایا: کیا تو چاہتا ہے کہ تیرے ساتھ حسنِ سلوک کرنے میں یہ (تیری اولاد) سب برابر ہوں؟ انہوں نے کہا! کیوں نہیں؟ فرمایا: تو پھر مت ایسا کر۔ (مسلم، کتاب الہبات)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سے یہ پتا چلتا ہے کہ مال دینے میں تمام اولاد میں برابری نہ کرنا ظلم ہے۔

اگر کوئی بچہ مالی لحاظ سے کمزور ہو تو اس صورت میں والدین اس کی ضرورت کے مطابق صرف اس کی مالی مدد کر سکتے ہیں۔اس میں دوسرے بہن بھائیوں کو والدین سے کوئی شکایت نہیں ہونا چاہیے، بلکہ خود بہن بھائیوں کو بھی تنگ دست بہن یا بھائی کی مالی مدد کرنا چاہیے،اس میں قرابت اور صدقہ دونوں کا اجر ملے گا۔

چنانچہ صحیح مسلم، کتاب الصدقات میں ایک طویل حدیث ہے جس میں یہ مذکور ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی زینب عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور ان کے بچوں پر خرچ کیا کرتی تھیں۔اس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

نَعَمْ لَهَا اَجْرَانِ : اَجْرُ الْقَرَابَةِ وَاَجْرِ الصَّدقة.

''اس کے لیے خرچ کرنے میں دگنا ثواب ہے' ایک صدقہ کا، دوسرے قرابت پر خرچ کرنے کا''۔(صحیح مسلم، کتاب الصدقات، بخاری، کتاب الزکاۃ:۱۴۶۶)

صحت اور تندرستی کی حالت میں اپنی زندگی میں اولاد میں برابری کرنا فرض ہے لیکن اگر والد یا والدہ عمر رسیدہ ہو چکا ہے اور ایسی بیماری میں مبتلا ہے کہ اب صحت کی امید نہیں یا موت کا وقت کسی حادثے کے سبب قریب معلوم ہو رہا ہے تو ایسی صورت میں تقسیم جائیداد اسی طریقے سے ہو گی جیسے ترکے کی تقسیم ہوتی ہے کیونکہ اس حالت میں مرنے والے کی جائیداد میں اضافہ ناممکن ہوتا ہے۔جب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ صحت کی حالت میں اس میں اضافے کی امید ہوتی ہے۔ نیز صحت کی حالت میں دی گئی چیز ہبہ کہلاتی ہے اور مرض الموت کے بعد کی تقسیم ترکہ کی تقسیم کہلاتی ہے۔

اندازاً تقسیم کرنا:

ترکے کی تقسیم باقاعدہ مالیت کا حساب لگا کر کرنا چاہیے تاکہ کسی حصہ دار کو نقصان نہ اٹھانا پڑے۔ محض اندازہ لگا کر تقسیم نہیں ہونا چاہیے۔ مثلاً کسی شخص کے ترکے میں 1 کنال کا پلاٹ 10 مرلے کا مکان اور پانچ لاکھ مالیت کی زرعی زمین ہے، اس کے تین بیٹے ہیں، ایک کے حصے پلاٹ دوسرے کے حصے مکان اور تیسرے کے حصے میں زرعی زمین آ گئی۔ جب کہ مروجہ قیمتوں کے لحاظ سے ان میں نمایاں مالی فرق ہو۔ مثال کے طور پر 1 کنال پلاٹ کی قیمت 4 لاکھ، 10 مرلے کا مکان 7 لاکھ اور پانچ لاکھ مالیت کی زرعی اراضی ہو۔ لہٰذا اس کا درست طریقہ یہ ہے کہ تمام جائیداد کی الگ الگ قیمت لگا کر پھر اسے جمع کر کے اس کی مالیت تقسیم کر لی جائے۔

یاد رہے کہ ہمارے معاشرے میں اندازوں سے کی گئی تقسیم کو کوئی حصہ دار خوش دلی سے قبول نہیں کرتا۔ دبی دبی شکایات ضرور رہتی ہیں۔ اگر حصہ داروں میں نابالغ بچے بھی ہیں تو یکساں تقسیم بہت ضروری ہے یا پھر تقسیم کنندہ بڑا بھائی خود کم حصہ لے کر چھوٹوں کے حصے میں عمدہ اور زیادہ مالیت کی چیز دے دے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترکے میں سے بعض چیزوں کی تقسیم کرنا اور بعض کی نہ کرنا:

ان سطور کے آغاز میں بتایا جاچکا ہے کہ ترکے میں کون کون سی چیزیں شامل ہیں۔ انصاف اور حدود اللہ پر عمل کا تقاضا ہے کہ ان تمام چیزوں کی تقسیم کی جائے' جب کہ ہمارے معاشرے میں بعض لوگ صرف اس جائیداد کا حصہ کرتے ہیں جو حکومت کے کاغذات میں درج ہوتی ہے۔ دیگر گھریلو اشیاء چاہے وہ کتنی ہی قیمت کی اور زیادہ کیوں نہ ہوں ان کی تقسیم نہیں کی جاتی۔

بوڑھے لاولد کی جائیداد اپنے نام کرالینا:

خاندان میں اگر کوئی بوڑھا، یا سفیہ شخص لاولد ہو تو بعض رشتہ دار اسے مختلف حیلوں بہانوں سے، نیز اپنی وفاداری اور محبت کے سبز باغ دکھا کر اور دوسرے حق داروں کے خلاف بڑھکا کر جائیداد اپنے نام منتقل کروا لیتے ہیں۔ ایسے اشخاص کو مطلب برآری کے بعد کوئی پوچھتا تک نہیں لہٰذا کسی لاولد، یا اولاد والے شخص کو بھی اپنی زندگی میں اپنی جائیداد دوسروں کے نام کرنے کی غلطی نہیں کرنا چاہیے۔ جس کی سب سے بڑی وجہ تو یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو یہ حکم نہیں دیا کہ وہ اپنی زندگی ہی میں اپنی املاک سے دستبردار ہو جائے۔

کتنے ہی لوگ ہیں جو اپنا مکان اپنے بیٹوں، پوتوں یا بھتیجوں وغیرہ کے نام منتقل کر کے خود بے گھروں کی طرح ایک کونے میں یا چھت پر ایک چھپر میں زندگی کے دن پورے کر رہے ہیں۔ اپنی املاک کے ہوتے ہوئے بھی وہ خرچ کرنے کے لیے ایک ایک پیسے کو ترستے رہتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس شخص نے محبت کے لالچ میں جلد بازی کر کے یا دوسروں کو حصے سے محروم کرنے کے لیے اپنی جائیداد جس من پسند شخص کے نام منتقل کر دی، وہی اب اس سے بیزار بیزار اور دور دور رہتا اور دیکھنا تک گوارا نہیں کرتا۔

اپنی املاک اپنے ہاتھ اور اپنے نام ہونے کا ایک فائدہ تو یہ ہے کہ ضرورت پڑنے پر بلا جھجک خرچ کر سکتے ہیں۔ اپنا گھر اپنے نام ہو تو جیسے چاہیں رہیں کسی دوسرے کی مرضی اور حکم سننا نہیں پڑتا۔

کئی والدین خود ہی اپنے مکان بیٹوں کے نام کر کے خود اسی گھر میں لا وارثوں کی طرح رہنے پر مجبور ہیں۔ ان کے دوسرے رشتہ دار کیا! بیٹیوں میں سے کوئی آ جائے تو اسے بھی وہ اپنی خوشی سے اس مکان میں ٹھہرا نہیں سکتے۔ گھر پر حکومت اس شخص اور اس کے بیوی بچوں کی ہوتی ہے جن کے نام یہ مکان منتقل ہو چکا ہے۔

کسی بوڑھے یا سفیہ شخص کی جائیداد اپنے نام منتقل کر لیتے وقت اگر ممکنہ حصہ داروں سے عدالت پوچھے تو وہ جھگڑے سے دور رہنے کے باعث کہہ دیتے ہیں کہ انہیں کوئی اعتراض نہیں۔

جس نے جائیداد دوسروں کا حق لے کر اپنے نام کرائی ہے اسے ان کی رضا مندی نہیں سمجھنا چاہیے اور اللہ سے ڈرتے ہوئے ان کا حصہ انہیں دینا چاہیے، جب بھی حق بات اسے معلوم ہو جائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائیداد وقف کرنا:

بعض اشخاص خصوصاً بے اولاد مرد اور عورتیں اپنی زندگی ہی میں تمام جائیداد کسی مدرسے، مسجد، کسی دینی جماعت یا کسی دیگر کارِ خیر کے لیے وقف کر دیتے ہیں۔ شرعی نقطۂ نگاہ سے اس کا جائزہ مندرجہ ذیل ہے:

① اگر صاحبِ جائیداد مرض الموت یا بڑھاپے کو پہنچ چکا ہے وہ صرف اپنے کل مال کے تہائی حصے کی وصیت کر سکتا ہے اس سے زائد کی نہیں، جس کی دلیل یہ حدیث ہے:

''سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں بیمار ہوا اور مرنے کے قریب ہو گیا! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے آئے تو میں نے کہا کہ میرے پاس بہت سا مال ہے اور میری ایک ہی بیٹی ہے، کیا میں اپنا مال اللہ کی راہ میں دے دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''نہیں''۔ میں نے کہا کہ کیا دو تہائی دے دوں؟ فرمایا ''نہیں''۔ میں نے عرض کیا نصف دے دوں؟ فرمایا ''نہیں''۔ میں نے پوچھا ایک تہائی دے دوں؟ فرمایا ''تہائی دے سکتے ہو اور یہ بھی بہت ہے اگر تم اپنی اولاد کو مالدار چھوڑ کر جاؤ تو یہ اس بہتر ہے کہ وہ محتاج ہوں اور مانگتے پھریں۔ جو مال تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو اس پر تمہیں اجر ملے گا حتی کہ اس نوالہ پر بھی جو تم اپنی بیوی کے منہ میں ڈالتے ہو''۔ (بخاری، کتاب المیراث۔ مسلم، کتاب الوصیت)

لہٰذا اگر اس نے تہائی مال سے زائد وقف کیا ہے' چاہے ایک ہی مد میں چاہے مختلف مدات میں تو اسے ایک تہائی تک ہی پورا کیا جائے۔ بقیہ مال جائیداد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں شامل کیا جائے گا۔

- اگر کسی ایسے شخص کے نام جائیداد کی وصیت کی ہے جسے اللہ کے مقرر کردہ حصوں کے مطابق حصہ بھی ملنا تھا تو اس پر عمل درآمد نہیں کیا جائے گا۔
- اگر ایسا رشتہ دار ہے جسے شرعاً حصہ نہیں ملنا تھا تو اس کے حق میں وصیت کی جاسکتی ہے۔ بشرطیکہ وہ کل جائیداد کے ۳/۱ حصہ سے زائد نہ ہو۔
- اگر ضرورت مند رشتہ دار موجود ہوں تو دوسری مدات میں وقف کرنا پسندیدہ نہیں کیونکہ اول حق رشتہ داروں کا ہے لیکن اس صورت میں وقف کے احکام مرتب ہو جائیں گے۔

(۲) اگر جائیداد اس وقت کسی کے نام کی ہے جب کہ صاحبِ مال شخص کسی جان لیوا بیماری میں مبتلا نہیں اور نہ ہی بوڑھا ہے تو ایسی صورت میں یہ ہبہ کہلائے گا۔ وہ چاہے تو اس شخص کو دے جسے مرنے کے بعد اس کی جائیداد میں سے حصہ ملنا ہے یا کسی مدرسے، مسجد، کسی رفاہی ادارے، جہاد فی سبیل اللہ غرض جہاں چاہے، وقف یا ہبہ کر دے۔ شرعاً ایسا کر سکتا ہے۔

اولاد کا زبردستی زندہ والدین سے حصہ وصول کرنا:

دورِ حاضر میں مغربیت نے ہماری اقدار کو اتھل پتھل کر دیا ہے۔ والدین اور اولاد کا طرزِ فکر بدل چکا ہے۔ والدین اولاد کو برے بھلے پر ٹوک نہیں سکتے اور اولاد بھی والدین کی فرماں برداری کو اپنے اوپر ایک ناروا بوجھ سمجھتی ہے۔ یورپی معاشرے کی تمام بے حیائی، سرکشی، بے راہروی اور عیش پرستی ہمارے معاشرے کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنی لپیٹ میں لے رہی ہے۔

اکثر لڑکے اپنے باپ سے زبردستی یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ ان کا والد اپنی جائیداد میں سے اپنے بیٹے کا حصہ ادا کردے۔ والد مجبور ہو کر بیٹے کا حصہ اسے ادا کردیتے ہیں اور خود بعض حالات میں بالکل تہی دست ہو جاتے ہیں۔ بیٹا حصہ وصول کر کے بھی والدین سے راضی نہیں ہوتا بلکہ مزید بدتمیزیاں کرتا چلا جاتا ہے۔

اکثر لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ باپ کی جائیداد میں باپ کی زندگی میں اولاد کا حصہ موجود ہوتا ہے۔ حالاں کہ جب تک کوئی شخص زندہ ہے، چاہے وہ باپ ہو یا ماں یا کوئی اور اس کی جائیداد صرف اسی کی جائیداد ہے، اس میں کوئی بھی شامل نہیں، لہٰذا لڑکوں کا باپ سے زبردستی حصہ وصول کرنا، ظلم در ظلم ہے۔

اگر کسی نے ایسا کرلیا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے والد کو اس سے وصول کی ہوئی جائیداد واپس کردے۔

ہمارے معاشرے میں بھی یہ خیال کیا جاتا ہے کہ والدین کا یہ فرض ہے کہ شادی کے بعد اپنے بیٹے کو جب علیحدہ کریں تو اسے اپنی کمائی سے الگ گھر دیں، اگر والدین لڑکوں کو علیحدہ کرتے ہوئے الگ گھر نہ دیں تو بہو بیٹے اسے ماں باپ کی ناانصافی تصور کرتے ہیں۔ جب کہ شرعاً جب بیٹے کی شادی ہوتی ہے تو وہ اپنے تمام اخراجات کا ذمہ دار خود ہے۔ اگر والدین اسے کچھ دیتے ہیں تو یہ ان کی طرف سے حسنِ سلوک ہے۔ بیٹے بہو کا یہ حق ہرگز نہیں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقسیم کی ترتیب

(۱)۔کفن دفن:

میت کے ترکہ میں سے سب سے پہلے کفن دفن کا انتظام کیا جائے گا۔اگر کوئی اور انتظام کر دے تو بھی درست ہے۔

(۲)۔قرض کی ادائیگی:

مرنے والے پر اگر کوئی قرض ہے تو سب سے پہلے اس کے ترکے میں سے قرض ادا کیا جائے گا چاہے قرض ادا کرنے میں پورا ترکہ صرف ہو جائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے تین بار فرمایا:

﴿وَمِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِىْ بِهَا اَوْ دَيْنٍ﴾ (النساء:۱۲)

''اور یہ تقسیم میت کا قرضہ اور اس کی وصیت ادا کرنے کے بعد ہوگی''۔

مہر کی ادائیگی:

قرضوں میں سے بھی سب سے پہلے اگر مرنے والا مرد شادی شدہ ہے اور اس نے بیوی کا مہر ابھی تک ادا نہیں کیا تو وہ ادا کیا جائے گا۔اگر بیوی فوت ہو چکی ہے تو اس کے مہر کی رقم اس کے ورثاء میں اللہ کے مقرر کردہ حصوں کے مطابق تقسیم کی جائے گی۔اگر بیوی زندہ ہے اور وہ معاف کرنا چاہتی ہے تو وہ ایسا کر سکتی ہے،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن اسے معاف کرنے پر نہ مجبور کیا جائے گا نہ اس کی سفارش کی جائے گی۔

(دیکھیے کتابچہ: مہر بیوی کا اولین حق)

☆ اس کے بعد ترکے میں سے میت کے دیگر تمام قرضے ادا کیے جائیں گے۔ میت کا کوئی بیٹا یا بیٹی یا بہن بھائی یا کوئی دوسرا شخص وغیرہ ان قرضوں کی ادائیگی کا ذمہ اٹھا لیتا ہے یا قرض خواہ مرنے والے کو اپنا قرضہ معاف کر دیتے ہیں تو ایسا کرنا درست ہے۔ مرنے والا اپنے قرض سے اس صورت میں بری الذمہ ہو جائے گا۔

یاد رہے کہ بعض رشتہ داروں کو محروم کرنے اور کسی رشتہ دار کو زیادہ دینے کے حیلے کے لیے نمائشی قرض کا اظہار کرنا سخت بددیانتی ہے مثلاً مرنے والا کہے کہ میں نے فلاں رشتہ دار کی اتنی اتنی رقم قرض دینا ہے اسے ادا کی جائے اور حقیقت میں اس کے ذمے کوئی قرض نہ ہو۔ کوئی رشتہ دار کہے کہ میں نے میت سے یہ یہ قرض لینا ہے جب کہ حقیقت میں ایسا نہ ہو تو یہ بھی سنگین گناہ ہے۔

زکوٰۃ کی ادائیگی یا منت مانا ہوا صدقہ:

اگر مرنے والا صاحب نصاب ہے اور سال گزر چکا ہے تو اس کے مال میں سے سب سے پہلے زکوٰۃ ادا کی جائے گی اور اگر کوئی مالی منت مان چکا ہے تو وہ بھی ادا کی جائے گی۔ اگر کوئی دوسرا میت کی طرف سے زکوٰۃ دے دے یا منت پوری کر دے تو یہ بھی درست ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرض حج اور روزوں کا فدیہ:

اگر مرنے والا اس قدر جائیداد کا مالک ہے کہ اس میں سے حج اس پر فرض تھا تو اس کی طرف سے حج کی رقم الگ کر کے کوئی اور اس کی طرف سے حجِ بدل کرے گا۔ اگر فرض حج مرنے والا کر چکا تھا لیکن نفلی حج کی اس نے منت مانی ہوئی تھی تو وہ منت پوری کی جائے گی لیکن جس شخص نے اپنی زندگی میں حج کی خواہش ہی نہیں کی اس کی طرف سے حج کرنا اسے کوئی فائدہ نہیں دے گا۔ (دیکھیے زندہ کا مردہ کے لیے ہدیہ)

(۳) وصیت:

اس کے بعد مرنے والے نے جو مالی وصیت کی ہے اسے پورا کیا جائے گا۔

- اس میں یہ خیال رکھا جائے گا کہ یہ کل مال کا ایک تہائی حصہ سے زائد نہ ہو۔
- اگر تہائی حصہ سے زائد ہے تو اسے کم کر کے ایک تہائی حصہ سے وصیت پوری کی جائے گی۔
- وصیت کسی بھی مالی عبادت کے متعلق کی جا سکتی ہے۔ مثلاً جہاد پر خرچ کرنا، کتابیں شائع کرنا، کسی مسجد یا کسی مدرسے، کسی یتیم خانے وغیرہ میں دینا، قربانی دینا، کسی رشتہ دار کے حق میں یا پڑوسی محتاج کے حق میں وصیت کرنا۔
- رشتہ داروں میں سے صرف انہی کے حق میں وصیت کی جا سکتی ہے جنہیں اللہ کے مقرر کردہ حصوں کے مطابق حصہ نہیں ملتا، جس رشتہ دار کو وراثت میں سے حصہ ملنا ہے اس کے حق میں وصیت کرنا جائز نہیں۔ (دیکھیے ابوداؤد: ۲۵۶۵)
- اگر مرنے والے نے کئی طرح کی وصیتیں کی ہوں مثلاً یہ زیور فلاں کو دینا،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اتنی رقم مسجد میں، اتنی زمین میری نواسی کو، یہ کپڑے فلاں فلاں کو دے دینا تو ان سب وصیتوں کی مالیت جمع کر کے یہ حساب لگایا جائے گا کہ یہ کل جائیداد کی مالیت کے ایک تہائی حصے سے زیادہ تو نہیں؟ اگر ان کی مالیت ایک تہائی سے زیادہ بنتی ہے تو ان میں کمی کر کے ایک تہائی تک انہیں محدود کر دیا جائے گا اور اگر ایک تہائی کے برابر یا ایک تہائی سے کم مالیت بنتی ہے تو پھر ان وصیتوں پر عمل کیا جائے گا۔

- اگر مرنے والے نے کسی حرام کام کی وصیت کی ہو تو اس کو پورا نہیں کیا جائے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وراثت سے متعلق چند اہم امور

ترتیب اموات:

بعض اوقات یکے بعد دیگرے اموات وقوع میں آتی ہیں۔ تقسیمِ وراثت کے لیے ضروری ہے کہ ان کی موت کا وقت اور ترتیب یاد رکھی جائے۔ مثلاً ماں کے ہاں ولادت ہوئی، ماں فوت ہوگئی اور چند منٹوں، گھنٹوں یا مہینوں کے بعد بچہ بھی وفات پا گیا چونکہ بچے نے ماں کے بعد وفات پائی ہے۔ لہٰذا ماں کے ترکے سے اس کا حصہ نکالا جائے گا اور اس بچے کے حصے کو اس کے ورثاء میں تقسیم کیا جائے گا۔

کسی حادثہ میں اکٹھی چند اموات ہوگئیں اس صورت میں انہیں ایک دوسرے کا وارث نہیں بنایا جائے گا صرف زندہ ورثا میں ان کا ترکہ تقسیم کیا جائے گا ۔ چنانچہ جنگِ یمامہ اور طاعونِ عمواس میں فوت ہونے والوں کا ترکہ اسی طرح تقسیم کیا گیا۔ (سنن الکبریٰ للبیہقی: ۲/۲۲۲۔ موطا امام مالک: ۱۱۳۱)

عِلم نسب کی اہمیت تقسیمِ وراثت میں:

ترکہ کی درست تقسیم کے لیے ضروری ہے کہ انساب، تاریخِ ولادت، تاریخِ تزویج اور تاریخِ رجعت وطلاق وغیرہ کو یاد رکھا جائے یا لکھ لیا جائے تاکہ تقسیم وراثت کے وقت کوئی ناانصافی نہ ہونے پائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کون؟ کس کا وارث نہیں ہوتا:

①۔قاتل مقتول کا وارث نہیں ہوتا۔

(ترمذی، ابواب الفرائض۔ابوداؤد، کتاب الدیات:۴۵۶۴)

②۔کافر مسلمان کا اور مسلمان کافر کا وارث نہیں ہوتا۔

(بخاری، کتاب الفرائض:۶۷۶۴۔مسلم، کتاب الفرائض:۱۶۱۴)

③۔جو بچہ زنا سے پیدا ہو یا باپ نے ماں پر زنا کا الزام لگا کر لعان کے ذریعے جدائی اختیار کر لی ہو یہ بچہ باپ کا وارث نہیں اور نہ ہی باپ اس بچے کا وارث ہوگا بلکہ صرف ماں اس بچے کی وراثت لے گی اور یہ بچہ ماں سے وراثت پائے گا۔

(بخاری:۶۸۱۸۔مسلم:۱۴۵۸۔مسلم:۱۴۹۲)

لازماً ترکے میں شامل:

①۔اولاد یعنی سگے بیٹے بیٹیاں ②۔ازواج (میاں بیوی خواہ رخصتی ہوئی ہو یا نہ ہوئی ہو) ③۔والدین

جو بچہ باپ کی وفات کے بعد پیدا ہو:

جو بچہ اپنے باپ کی وفات کے بعد پیدا ہو چاہے وہ پورے نو ماہ بعد پیدا ہو، اس کو بھی باپ کے ترکہ میں سے حصہ ملے گا چاہے لڑکا ہو چاہے لڑکی۔ تقسیم وراثت کے وقت لڑکا یا لڑکی جس صورت میں اسے زیادہ حصہ مل رہا ہے وہ صورت مدِ نظر رکھ کر اس کا حصہ الگ کر کے بقیہ ورثا میں ترکہ تقسیم کر دیا جائے گا۔ بعد از پیدائش جو حصہ اس کا بنتا ہے وہ ادا کر کے بقیہ دیگر ورثاء میں تقسیم ہوگا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر بیوی کو رجعی طلاق دی ہو:

اگر مرد بیوی کو رجعی طلاق دینے کے بعد فوت ہو تو بیوی کو بھی اس کے ترکہ میں سے بحیثیت بیوی حصہ ملے گا کیونکہ ابھی مرد کا حقِ رجعت باقی تھا، اس بنا پر وہ اس کی بیوی کے حکم میں داخل ہے۔ اگر طلاق مغلظہ ہو چکی ہے تو پھر بیوی کو حصہ نہیں ملے' گا چاہے عورت عدت کے اندر ہو یا عدت گزار چکی ہو۔ اگر مرد نے مرض الموت میں بیوی کو طلاق دی ہے تو بھی بیوی کو حصہ ملے گا۔ چاہے یہ طلاق مغلظہ ہی کیوں نہ ہو۔

رجعی طلاق کے بعد:

اور دورانِ عدت عورت وفات پا جائے تو مرد کو اس کے ترکہ میں سے حصہ ملے گا لیکن اگر طلاق بائن یا طلاق مغلظہ دی تھی اور عورت وفات پا گئی تو عورت کے ترکہ میں سے مرد کو حصہ نہیں ملے گا۔

وراثت کی بنیاد تین چیزوں پر ہے:

① ۔نسب ② ۔نکاح ③ ۔ولاء

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں شرعی بنیادوں پر تقسیم جائیداد پر عمل پیرا بنائے۔ آمین!

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

خواتین سیٹ

1۔ غضِ بصر اور مرد حضرات		30/-
2۔ رشتے کیوں نہیں ملتے		27/-
3۔ بیوہ کی عدت	ام مصعب	18/-
4۔ نسوانی بال اور ان کی آرائش		30/-
5۔ صنفِ مخالف کی مشابہت		18/-
6۔ عورت اور بازار		18/-
7۔ منگنی اور منگیتر		19/-
8۔ بری اور بارات		20/-
9۔ بہو اور داماد پر سسرال کے حقوق		25/-
10۔ دیور اور بہنوئی		18/-
11۔ عورت اور میکہ		24/-
12۔ ساس اور بہو		18/-
13۔ سوتیلی ماں اور اولاد		15/-
14۔ عورت وفات سے غسل و تکفین تک		12/-
15۔ کسی دوسرے کا بچہ گود لینا		18/-
16۔ پردے کے اوٹ سے		25/-
17۔ بیویوں کے باہمی تعلقات		25/-
18۔ حج میں چہرے کا پردہ		14/-
19۔ عورت اور گھر میں دعوت دین		35/-
20۔ حفظِ حیا گفتگو اور تحریر		25/-
21۔ نکاح میں ولی کی حیثیت		38/-
22۔ اعتکاف اور خواتین		15/-
23۔ بیویوں کے درمیان عدل		30/-
24۔ پردہ اور خاندان		25/-
25۔ مہر بیوی کا اولین حق	مریم خنساء	23/-
26۔ شادی کی رسومات دعوتیں اور ان میں شرکت		25/-
27۔ عورت کا لباس		50/-
28۔ مطلقہ خواتین اور ان کے مسائل		18/-
29۔ مکاتیب مریم	مریم خنساء	180/-
30۔ نکاح کوئز	مریم خنساء	25/-
31۔ حفظ حیا اور کنواری لڑکیاں		25/-
32۔ خطوط مسعود	محمد مسعود عبدہ	100/-
33۔ حفظِ حیا اور محرم رشتہ دار		25/-
34۔ لومیرج	مریم خنساء	52/-
35۔ حفظ حیا اور ازدواجی زندگی		25/-
36۔ محرم مرد اور ان کی ذمہ داریاں		30/-
37۔ سیدہ خدیجہ	مریم خنساء	15/-
38۔ مسائل طہارت اور خواتین	مریم خنساء	20/-
39۔ تزکیہ نفس میں شکر کا کردار	مریم خنساء	

مشربہ علم و حکمت
0321-4609092
ندیم ٹاؤن ڈاکخانہ اعوان ٹاؤن لاہور